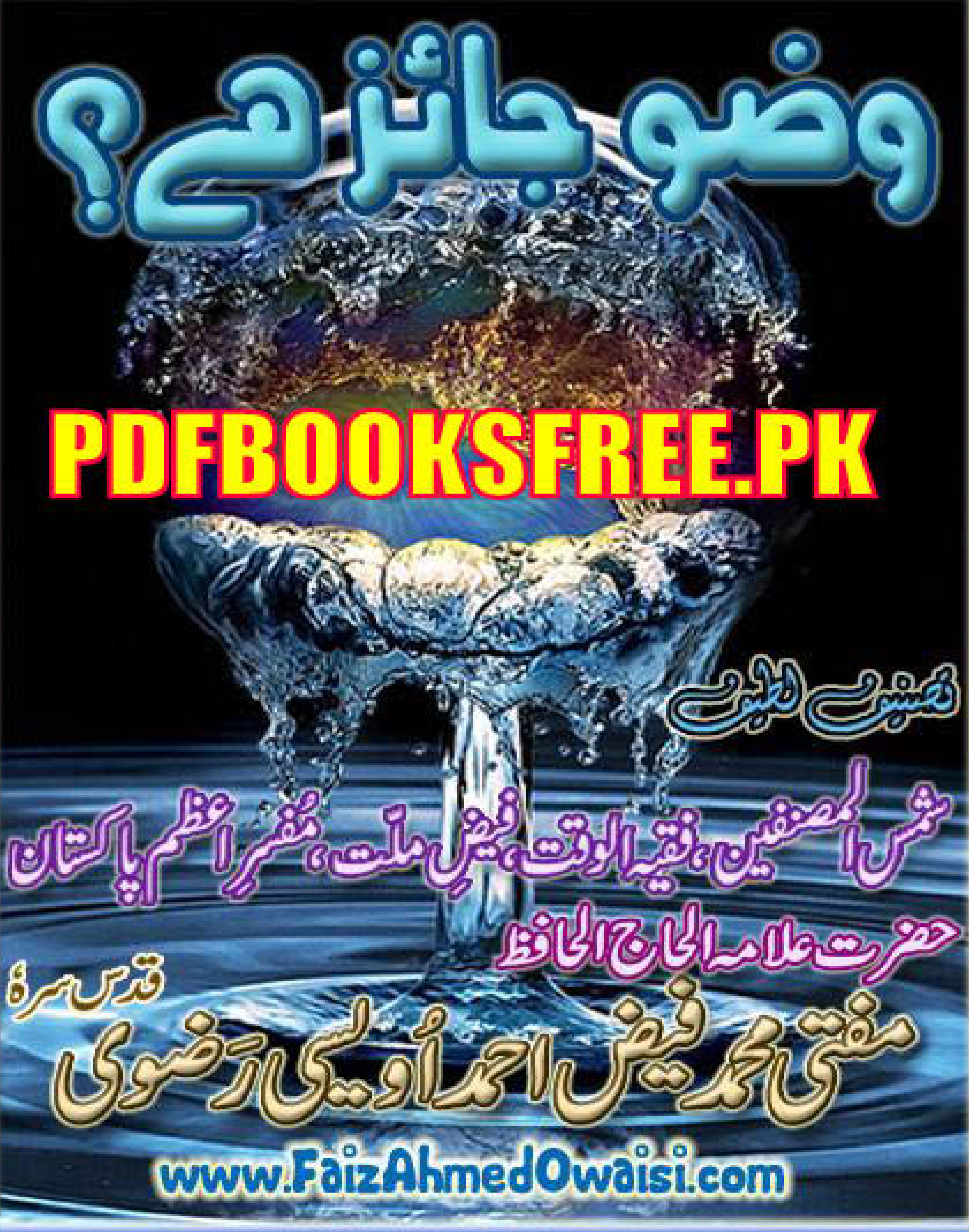

کس پانی سے وضو جائز ہے؟

PDFBOOKSFREE.PK

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحاج الحافظ
قدس سرہٗ
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

کس پانی سے وضو جائز ہے؟

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ' والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

اما بعد! جوں جوں قیامت قریب ہوتی جارہی ہے اسلامی علم اُٹھتا جارہا ہے۔ جہالت بڑھتی جارہی ہے اب یہ حال ہے کہ چند ایک مستثنیٰ کر کے دیکھا جائے تو اکثر اسلامی مسائل سے نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ ان کے خلافِ عمل کو اپنی عافیت سمجھتے ہیں یہاں تک حلال وحرام کی تمیز تو دور کی بات ہے اکثر پانی کی پاکی پلیدی اور کراہت کے مسائل سے کورے ہیں۔

فقیر نے چاہا اس مختصر رسالہ میں صرف اور صرف پانی پاک اور پلید ومکروہ کی قسمیں جمع کردوں تا کہ اہل اسلام انہیں پڑھ کر خود کو پاک رکھ سکیں اور پلید ونجس پانیوں سے پرہیز کر کے آخرت کی بہت سے ہلاکتوں سے نجات پا جائینگے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ثم ان شاء رسول اللہ ﷺ

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ الکریم و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، وارد باب المدینہ کراچی۔ پاکستان

۲۶ شعبان ۱۴۲۲ھ

وہ پاک پانی جن سے وضو صحیح ہے وہ کُل ۱۶۰ ہیں۔

(۱) بارش، دریا، چشمے، جھرنے، جھیل، بڑے تالاب، کنوئیں۔

فائدہ: زم زم شریف ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک اس سے وضو، غسل بلا کراہت جائز ہے ہاں ڈھیلے کے بعد استنجاء مکروہ اور نجاست دھونا ممنوع۔ (زم زم شریف کے بارے میں فقیر کا رسالہ ''آب زم زم افضل ہے یا حوضِ کوثر'' پڑھیے)

(۲) سمندر کا پانی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے کہ وضو نا جائز لیکن ہمارے ائمہ اور جمہور اُمت کا اس سے جوازِ وضو پر اجماع ہے۔

(۳۔۴) پالا، اولے جب پگھل کر پانی ہو جائیں کہ یہ بھی پانی ہیں کہ کرۂ زمہریر کی سردی سے پانی یخ ہو گیا۔

(۵) کل کا برف جب پگھل جائے کہ وہ بھی پانی ہی تھا کہ گیس کی ہوا سے جم گیا۔

(۶) شبنم جبکہ پتوں پھولوں پر سے یا پھیلے ہوئے کپڑے نچوڑ کر اتنی جمع کر لی جائے کہ کسی عضو یا بقیہ عضو کو دھو دے مثلاً روپے بھر جگہ پاؤں میں باقی ہے اور پانی ختم ہو گیا اور شبنم جمع کیے سے اتنی مل سکتی ہے کہ اس جگہ پر بہہ جائے تو تیمم جائز نہ ہو گا یا اس میں سر برہنہ بیٹھا اور اس سے سر بھیگ گیا مسح ہو گیا اگر ہاتھ نہ پھیرے گا وضو ہو جائے گا اگرچہ سنت ترک ہوئی۔ یونہی شبنم سے تر گھاس میں موزے پہنے چلنے سے موزوں کا مسح ہو جائیگا جب کہ شبنم سے ہر موزہ ہاتھ کی چھنگلیا کے طول و عرض کے سہ ۳ چند بھیگ جائے۔

بزم فیضان اویسیہ
www.faizaneowaisia.com

(۷) زلال لغۃً و عرفاً مشہور یہی ہے کہ میٹھے ٹھنڈے ہلکے خوشگوار صاف خالص پانی کو کہتے ہیں۔

فائدہ: زلال کے بارے میں مزید تحقیق عجیب فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۱۱ میں پڑھیے۔

(۸) گرم پانی مگر اتنا گرم کہ اچھی طرح ڈالا نہ جائے تکمیل سنت نہ کرنے دے مکروہ ہے یونہی اتنا سرد اور اگر تکمیل فرض سے مانع ہو تو حرام اور وضو نہ ہو گا۔

(۹) اوپلوں سے گرم کیا ہوا۔ ہاں اس بچنا بہتر ہے۔

(۱۰) دھوپ کا گرم پانی مطلقاً مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے اور چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے بدن کو کسی طرح پہونچانا نہ چاہیے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں کہ اس پانی کے بدن کو پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال مرضِ برص ہے اختلافات اس میں بکثرت ہیں۔

اس کی تفصیل وتحقیق امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ''منتہی الآمال فی الاوفاق والاعمال'' میں دیکھئے۔

خلاصہ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اس پانی سے وضواور غسل مکروہ ہے اور یہ کراہت شرعی تنزیہی ہے۔

(۱۱) عورت کی طہارت سے بچا ہوا پانی۔ اگر چہ اس پانی سے خلوت تامہ میں اس نے طہارت کی ہو۔ ہاں مکروہ ضرور ہے۔

(۱۲) اس کنوئیں یا حوض کا پانی جس سے بچے، عورتیں، گنوار جہال فساق ہر طرح کے لوگ اپنے میلے کچیلے گھڑے ڈال کر پانی بھریں جب تک نجاست معلوم نہ ہو۔

(۱۳) وہ پانی جس میں ایسا برتن ڈالا گیا ہے جو زمین پر رکھا جاتا ہے جس کے پیندے کی طہارت پر یقین نہیں جب تک نجاست پر یقین نہ ہو یہی حکم ان لوٹوں کے پیندوں کا ہے جو زمین پر رکھے جاتے بلکہ بیت الخلاء میں لے جاتے ہیں جبکہ موضع نجاست سے جدا ہوں۔

(۱۴) ہنود (ہندو) وغیرہم کفار کے کنوؤں یا برتنوں کا پانی۔ اس سے طہارت ہو سکتی ہے جب تک نجاست معلوم نہ ہو مگر کراہت رہے گی جب تک طہارت نہ معلوم ہو کہ وہ مظنہ ہر گونہ نجاست ہیں۔

(۱۵) جس پانی میں بچہ نے ہاتھ یا پاؤں ڈال دیا۔ یہاں بھی وہی حکم ہے کہ قابلِ طہارت ہے جب تک نجاست پر یقین نہ ہو مگر اولیٰ احتراز ہے جب تک طہارت پر یقین نہ ہو۔

(۱۶) جس میں مشکوک کپڑا اگر گیا حتیٰ کہ بچے کے نہالچے کی روئی جبکہ نجاست معلوم نہ ہو مگر کراہت ہے کہ مظنہ زیادہ ہے۔

(۱۷) وہ پانی جس میں استعمالی جوتا گر گیا جبکہ نجاست نا معلوم ہو یہاں بھی وہی حکم ہے۔

(۱۸ تا ۲۱) شکاری پرندوں اور حشرات الارض اور بلی اور چھوٹی ہوئی مرغی کا جھوٹا جبکہ طہارت یا نجاست پر یقین نہ ہو یہ اس وقت مکروہ ہے جبکہ دوسرا صاف پانی موجود ہو۔

(۲۲) اس جانور کا جھوٹا جس میں خون سائل (بہنے والا) نہیں جیسے بچھو وغیرہ اس میں بھی کراہت نہیں۔

(۲۳) حوض کا پانی جس میں بد بو آتی ہے جبکہ اس کی بو نجاست کی وجہ سے ہونا معلوم نہ ہو۔

(۲۴) مولیٰ کریم رؤف رحیم جل جلالہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی وجاہت کریمہ کے صدقہ میں اپنے غضب سے دونوں

جہان میں بچائے جس بستی پر عیاذاً باللہ عذاب اُترا اس کے کنوؤں، تالابوں کا پانی، اس کا استعمال، کھانے پینے طہارت ہر شے میں مکروہ ہے یوں ہی اس کی مٹی سے تیمم، ہاں زمین ثمود کا وہ کنواں جس سے ناقہ صالح علیہ السلام پانی پیتی اس کا پانی مستثنٰی ہے۔ صحاح میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زمین ثمود پر اُترے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اُونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی لیں۔

(۲۵) آبِ مغصوب۔ آبِ مغصوب میں تو کراہت ہی تھی آبِ مغصوب کا صرف کھانے پینے میں ہو طہارت میں محض حرام ہے مگر وضو و غسل صحیح ہو جائینگے اور ان سے نماز ادا ہو جائیگی۔

(۲۶) وہ پانی کہ کسی کے مملوک کنوئیں سے بے اس کی اجازت بلکہ باوصف ممانعت کے بھرا اس کا پینا وضو وغیرہ میں خرچ کرنا سب جائز ہے یہ مغصوب کی حد میں نہیں کہ کوئیں کا پانی جب تک کوئیں میں ہے کسی کی مِلک نہیں آبِ باران کی طرح مباح و خالص مِلک الٰہ عزجلالہ ہے۔

(۲۷) یوں ہی کسی کا برتن صحن میں تھا مینہ برسا برتن بھر گیا۔ یہ پانی بھی اس کی مِلک نہ ہوا اپنی اصل اباحت پر باقی ہے اگرچہ برتن اور مکان اس کی مِلک ہے جو اس پانی کو لے لے وہی اس کا مالک ہو جائیگا اگرچہ برتن کا مالک منع کرتا رہے ہاں اس کے برتن کا استعمال بے اجازت جائز نہ ہوگا۔

(۲۸) اگر اس نے برتن اسی نیت سے رکھا تھا کہ آبِ باران اس میں جمع ہو تو اب وہ پانی اس کی مِلک ہے دوسرے کو بے اس کی اجازتِ صحیحہ کے حرام ہے ہاں طہارت یوں بھی ہو جائیگی گناہ کے ساتھ۔

(۲۹) سبیل جو پینے کے لئے لگائی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس سے وضو غسل اگرچہ صحیح ہو جائینگے جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کے سوا اور پانی نہ ملے اور اسے وضو یا غسل کی حاجت ہے تو تیمم کرے اس سے طہارت نہیں کرسکتا۔

فائدہ: مگر جبکہ مالکِ آب کی اجازت مطلقاً یا اس شخص خاص کے لئے صراحۃً خواہ دلالۃً ثابت ہو۔ صراحۃً یہ کہ اس نے یہی کہہ کر سبیل لگائی ہو کہ جو چاہے پیئے، وضو کرے، نہائے اور اگر فقط پینے اور وضو کے لئے کہا تو اس سے غسل روا نہ ہوگا اور خاص اس شخص کے لئے یوں کہ سبیل تو پینے ہی کو لگائی مگر اسے اس سے وضو یا غسل کی اجازت خود یا اس کے سوال پر دیدی اور دلالۃً یوں کہ لوگ اس سے وضو کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا یا سقایہ قدیم ہے اور ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے یا پانی اس درجہ کثیر ہے جس سے ظاہر کہ صرف پینے کو نہیں۔ مگر جبکہ ثابت ہو کہ اگرچہ کثیر ہے صرف پینے ہی کی

www.faizanowaisia.com

اجازت دی ہے

"فان الصریح یفوق الدلالۃ"

اور شخص خاص کے لئے یوں کہ اس میں اور مالکِ آب میں کمال انبساط واتحاد ہے یہ اس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تصرف کرے اسے ناگوار نہیں ہوتا۔

انتباہ

یہ جو شخص خاص کی اجازت صراحۃً خواہ دلالۃً ہم نے ذکر کی اس حالت میں ہے کہ پانی وقت اجازت بھی اجازت دہندہ کی مِلک ہو اور اگر وقف کا پانی ہے اس میں نہ کسی کو تغیر کا اختیار نہ کسی کی اجازت کا اعتبار۔

فائدہ: جاڑوں میں کہ سقائے گرم کئے جاتے ہیں بعض لوگ گھروں میں پانی لے جاتے ہیں اس میں بہت احتیاط چاہیے کہ غالباً بے صورتِ جواز واقع ہوتا ہے۔

(۳۰) مسجد کے سقائے یا حوض جو اہل جماعت کی طہارت کو بھرے جاتے ہیں اگر مالِ وقف سے بھرے گئے ہوں تو مطلقاً جب تک ابتدائے واقف کی اجازت ہو اور کسی نے اپنے مِلک سے بھروائے ہوں تو بے اجازت قدیم یا جدید کے گھروں میں ان کا پانی اگرچہ طہارت ہی کے لئے لے جانا روا نہیں۔ طہارت ہو جائیگی مگر گناہ ہوگا اجازت واقف و مالک کی وہی تفصیل ہے جو آبِ سبیل میں ہے۔

بزم فیضان اویسیہ
www.faizaneowaisia.com

نوٹ

آج کل مسجد میں وضو کے لئے بھرے پانی کو گھروں وغیرہ کے لئے لے جانا عام ہے اسی لئے متولیانِ مسجد وغیرہ کو لازم ہے کہ وہ نیت عام کرلیا کریں کہ اس سے نمازی غیر نمازی ہر کوئی پانی لے جاسکتا ہے۔

(۳۱) سفر میں طہارت کو پانی پاس ہے مگر اس سے طہارت کرتا ہے تو اب یا بعد کو یہ یا اور کوئی مسلمان یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا یا آٹا گوندھنے یا اتنی نجاست پاک کرنے کو جس سے مانع نماز نہ رہے پانی نہ ملیگا تو ان صورتوں میں بھی اس پانی سے طہارت اگرچہ ہو جائیگی بلکہ منع ہے بلکہ اپنے یا دوسرے مسلمان کے ہلاک کا خوف غالب ہو تو سخت حرام ہے اس سب صورت میں تیمم کرے اور پانی محفوظ رکھے ہاں جانور کی پیاس کے لئے اگر وضو یا غسل کا پانی کسی برتن میں رکھ سکتا ہے تو طہارت فرض ہے اور تیمم باطل۔

مسئلہ

اگر طہارت اس طرح ممکن ہو کہ پانی مستعمل نہ ہونے پائے جس کا طریقہ پرنالے وغیرہ میں وضو کرنے کا ہم نے رحب الساحہ میں بیان کیا تو اعذار مذکورہ سے کوئی عذر مبیح تیمم نہ ہوگا اور طہارت فرض ہوگی۔

(۳۲) نابالغ کا بھرا ہوا پانی۔ اس کی تفصیل امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے رسالہ ''عطاء النبی لافاضۃ احکام الصبی'' میں ہے۔ فقیر نے ان کے فیض سے اس رسالہ کی تلخیص مع اضافات مفیدہ رسالہ لکھا ہے بنام ''نابالغ بچے کا لین دین اور اس کا شرعی حکم''

فائدہ: پانی کی تین قسم ہیں۔ (۱) مباح غیر مملوک (۲) مملوک غیر مباح (۳) مباح مملوک۔

اول دریاؤں نہروں کے پانی تالابوں جھیلوں ڈیروں کے برساتی پانی مملوک کوئیں کا پانی کہ وہ بھی جب تک بھرا نہ جائے کسی کی مِلک نہیں ہوتا جس کی تحقیق ابھی گزری۔ مساجد وغیرہا کے حوضوں کا پانی کہ مالِ وقف سے بھرا گیا اس کا بیان بھی گزرا یہ سب پانی مباح ہیں اور کسی کی مِلک نہیں۔ دوم برتنوں کا پانی کہ آدمی نے اپنے گھر کے خرچ کو بھرا یا بھروا کر رکھا وہ خاص اس کی مِلک ہے بے اس کی اجازت کے کسی کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ سوم سبیل یا سقایہ کا پانی کہ کسی نے خود بھرا یا مال سے بھروایا بہر حال اس کی ملک ہوا اور اس نے لوگوں کے لئے اس کا استعمال مباح کر دیا وہ بعد اباحت بھی اسی کی ملک میں رہتا ہے یہ پانی مملوک بھی ہے اور مباح بھی۔ ظاہر ہے کہ قسم اخیر کا پانی بالغ بھرے یا نابالغ کچھ تفاوت احکام نہ ہوگا کہ لینے والا اس کا مالک ہی نہیں ہوتا۔ یوں ہی قسم دوم میں جبکہ مالک نے اسے بطور اباحت دیا ہاں اگر کیا تو اب فرقِ احکام آئیگا اور اگر بے اجازت مالک لیا یا دونوں قسم اخیر میں مالک بوجہ صغر یا جنون اجازت دینے کے قابل نہ تھا تو وہ آپ مغصوب ہے۔

(۳۲) وہ پانی کہ نابالغ نے آپ مملوک مباح سے لیا۔

(۳۳) وہ کہ مملوک غیر مباح سے بے اجازت لیا۔

(۳۴) وہ کہ اس سے با اجازت لیا مگر مالک نے اسے ہبہ نہ کیا صرف بطور اباحت دیا۔

(۳۵) نابالغ خدمتگار نے آقا کے لئے نوکری کے وقت میں بھرا۔

(۳۶) خاص پانی ہی بھرنے پر اس کا اجیر بتعیین وقت تھا اسی وقت میں بھرا۔

(۳۷) مستاجر نے پانی خاص معین کر دیا تھا مثلاً اس حوض یا تالاب کا کل پانی اور یہ تعیین نہ ہوگا کہ اس حوض یا کوئیں سے

دس مشکیں کہ دس مشک باقی سے جدانہیں جس کی تعیین ہوسکے۔

(۳۸) اس نے باذنِ ولی یہ مزدوری کی اور کہتا ہے کہ یہ پانی مستاجر کے لئے بھرا۔

(۳۹) اسی صورت میں اگرچہ زبان سے نہ کہامگراس کے برتن میں بھرا۔

(۴۰) نابالغ کسی کامملوک ہے ان نوصورتوں میں وہ نابالغ اس پانی کامالک ہے نہ ہوا پہلی تین صورتوں میں مالکِ آب کا ہے پھر ۳۵ سے ۳۹ تک پانچ صورتوں میں مستاجر کا۔اخیر میں اگر باذنِ مولیٰ کسی کے لئے اجارہ پر بھرااور وہی صورتیں مِلک مستاجر کی پائی گئیں توپانی مستاجر کاورنہ بہرحال اس کے مولیٰ کا یہاں تک کہ خاص اپنے لئے جوبھراہووہ بھی مولیٰ ہی کی مِلک ہوگا۔یہ پانی جس جس کی مِلک ہوئے اسے توجائز ہی ہیں اس کی اجازت سے ہر شخص کوجائز ہیں جب کہ وہ عاقل بالغ مختاراجازت ہوبلکہ بحالِ انبساط اجازت لینے کی بھی حاجت نہیں مثلاً کسی کے نابالغ نوکراجیر یاغلام نے پانی بھرااس کے بھائی یادوست جواس کے ایسے مال میں تصرف کرتے اوروہ پسند رکھتاہے اس سے بے پوچھے بھی نابالغ مذکور کا بھراہواپانی اس سے لے کراپنے صرف میں لاسکتے بلکہ غلام سے مطلقاًاوراس کے نوکر سے وقت نوکری میں بھراسکتے ہیں کہ بہرحال اس دوست کی مِلک میں تصرف ہے نہ نابالغ کی۔

(۴۱) نابالغ حُرکومالکِ آب نے پانی تملیکاًدیا۔

(۴۲) حُرغیراجیرنے آبِ مباح غیرمملوک سے اپنے لئے بھرا۔

(۴۳) دوسرے کے لئے بطورِخود۔

(۴۴) اس کی فرمائش سے بلامعاوضہ۔

(۴۵) اجیرنے آقاکے کہنے سے بھرامگراس کے یہاں کسی اورخاص کام کے لئے نوکرتھاجس میں پانی بھرناداخل نہ تھا۔

(۴۶) داخل تھاجیسے خدمتگاری مگرنوکری کے وقت مقرر سے باہربھروایا۔

(۴۷) خاص پانی ہی بھرنے پراسی اجیرکیانہ وقت مقررہوانہ پانی معین نہ ہی مقررکہ اُس کے لئے بھرانہ اس کابرتن تھاجس میں بھرا۔

(۴۸) وقت مقررہوااوراس سے باہریہ کام لیا۔ان آٹھ صورتوں میں وہ پانی اس نابالغ کی مِلک ہے اوراس میں غیر والدین کوتصرف مطلقاًحرام حقیقی بھائی اس پانی سے نہ پی سکتاہے نہ وضوکرسکتاہے ہاں طہارت ہوجائیگی اور ناجائز تصرف کاگناہ اوراتنے پانی کااس پرتاوان رہیگا۔مگریہ کہ اس کے ولی سے یابچہ ماذون ہوجس کے ولی نے اسے خرید و

فروخت کا اذن دیا ہے تو خود اس سے پورے داموں خرید لے ورنہ مفت یا غبن فاحش کے ساتھ نابالغ کی مِلک دوسرے کو نہ خود سکتا ہے نہ اس کا ولی۔ رہے والدین وہ بحالت حاجت مطلقاً اور بے حاجت حسب روایت امام محمد ان کو جائز ہے کہ اس سے بھروائیں اور اپنے صرف میں لائیں باقی صورتوں میں ان کو بھی روا نہیں مگر وہی بعد شراء۔

انتباہ

یہاں سے استاد سبق لیں ان کی عادت ہے کہ بچے جو اُن کے پاس پڑھنے یا کام سیکھنے آتے ہیں ان سے خدمت لیتے ہیں یہ بات باپ دادا یا وصی کی اجازت سے جائز ہے جہاں تک معروف ہے اور اس سے بچے کے ضرر کا اندیشہ نہیں مگر نہ ان سے پانی بھروا کر استعمال کرسکتے ہیں نہ ان کا بھرا ہوا پانی لے سکتے ہیں۔

مسئلہ

کوئیں کا پانی جب تک کوئیں سے باہر نہ نکال لیا جائے کسی کی مِلک نہیں ہوتا۔

حیلہ شرعیہ

استاد جسے بچے سے خدمت لینے کا اختیار ہے یہ کرسکتا ہے کہ پانی بچے سے بھروائے یہاں تک کہ ڈول کوئیں کے لب تک آئے اس کے بعد خود اسے نکال لے کہ یہ پانی بچے کی مِلک نہ ہوگا بلکہ خود اس کی۔

انتباہ

بھشتیوں کے بچے اکثر کوئیں پر پانی بھرتے ہیں لوگوں کی عادت ہے کہ ان سے وضو یا پینے کو لے لیتے ہیں یہ حرام ہے اور عوام کو اس میں ابتلائے عام ہے۔

فائدہ: مگر یہاں ایک دقیقہ ہے یہ بچے داموں پر پانی بھرتے ہیں اور کہیں مشکیں مقرر ہوتی ہیں، کہیں گھر کے برتن معین، یہ شخص جس نے نابالغ بھشتی سے پانی لیا اگر وہ اس کے یہاں نہیں بھرتا تو اسے مطلقاً جائز نہیں اور اگر بھرتا ہے مگر یہ مشک جسے وہ بھر رہا تھا اور اس کے ڈول سے پانی اس نے لیا دوسرے کے یہاں لے جائے گا تو ناجائز ہے اور اگر اس کے یہاں لے جانے کو ہے مگر قرارداد برتنوں کا بھرنا ہے اور وہ پورے بھر دیے جائینگے تو ناجائز ہے کہ یہ پانی اس سے زائد ہے۔ یوں ہی اگر مشکوں کا قرارداد ہے اور یہ مشک بھی اس سے پوری کرلی تو جائز ہے ہاں اگر یہ مشک اتنی خالی لی تو ایسا ہوا کہ اتنا پانی گھر پر پہنچوایا یہیں لے لیا یا برتنوں کا قرارداد ہے اور اتنا خالی رکھنے کو کہہ دیا جس دوسرے کے یہاں یہ مشک لے جاتا ہے اس سے اس قدر پانی کی اجازت لے لی اور اس نے مشک یا برتن اتنے خالی رکھوائے تو جائز ہونا چاہیے کہ

اگر چہ ابھی سقا ہی کی مِلک تھا جب برتنوں میں ڈالے گا اس وقت اس کی بیع ہوگی اور جس کے یہاں بھرا گیا اس کی مِلک ہوگا یہ اس لئے کہ بھشتی اجیر مشترک ہیں نہ ان کا وقت معین ہوتا ہے نہ اتنا پانی قابلِ تعین ہے اور اپنے ڈول سے بھرتے ہیں اور جب تک مشک کہیں ڈال نہ دیں پانی اپنا ہی جانتے ہیں اس میں جو چاہیں تصرف کرتے ہیں لہٰذا اس وقت تک پانی انہیں کا ہوتا ہے مگر مقصود اس مول لینے والے کا قبضہ ہے اور اس کی اجازت سے جو تصرف ہو وہ اسی کا قبضہ ہے اگر دس مشکیں اس کے یہاں ٹھہری ہوئی ہیں اور وہ کہے کہ ان میں سے دو کا چھڑکاؤ یہیں سڑک پر کردو ضرور بیع صحیح ہو جائیگی اسی طرح اگر اس میں سے ایک لوٹا یا جس قدر چاہا زید کو دلوا دیا "ھذا ماظھر لی و اللہ تعالیٰ اعلم"

انتباہ

معتوہ بوہرا جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل ہو کبھی عاقلوں کی سی بات کرے، کبھی پاگلوں کی مگر مجنون کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا، گالیاں دیتا، اینٹیں پھینکتا ہو وہ تمام احکام میں صبی عاقل کی مثل ہے تو یہ سب احکام بھی اس میں یوں ہی جاری ہوں گے۔

فائدہ: غنی ماں باپ کا اس کے بھرے ہوئے سے انتفاع امام محمد سے در بارۂ صبی مروی اور اس کا منفی عرف وعادت اور معتوہ میں اس کی عادت ثابت نہیں اور منع میں بوجہ ندرت عتہ لزوم حرج نہیں تو یہاں ظاہراً قول اول ہی مختار ہونا چاہیے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

فائدہ: یہاں تک وہ پانی تھے جن میں ان کا غیر نہ ملا آگے خلط غیر کی صورتیں ہیں۔

(۴۹تا۶۵) کتب کثیرہ معتمدہ میں تصریح ہے کہ اگر نابالغ نے حوض میں سے ایک کوزہ بھرا اور اس میں سے کچھ پانی پھر اس حوض میں ڈال دیا اب اس کا استعمال کسی کو حلال نہ رہا۔ امام شامی نے فرمایا کہ اس حکم میں حرجِ عظیم ہے۔

تحقیق رضوی

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ یہاں بہت استثناء وتنبیہات ہیں مراد آب مباح غیر مملوک ہے تو حکم نہ ہر حوض کو شامل نہ حوض سے خاص بلکہ کنوؤں کو بالعموم حاوی ہے کہ کنواں اگر چہ مملوک ہو اس کی پانی مملوک نہیں اور وہ حوض جس کا پانی مملوک ہے اس کا مالک اگر عاقل بالغ ہے تو بچہ ہزار بار اس میں پانی بھر کر پھر اس میں پلٹ دے کچھ حرج نہ آئیگا کہ مال جس کا تناول اس کے مالک نے مباح کیا ہو بعد اخذ وتصرف بھی مِلک مالک سے خارج نہیں ہوتا یہاں تک کہ دعوت کا کھانا کھاتے وقت بھی میزبان ہی کی مِلک پر کھایا جاتا ہے تو بچہ اس پانی کا مالک ہی نہ ہوگا اصل مالک کی

مِلک پر رہیگا اورڈال دینے سے اس کی مِلک میں مل جائیگا۔

(۲) ہماری تحقیقات بالا سے واضح ہوا کہ ہر مباح بھی مطلقاً آخذ کی مِلک نہیں ہوجاتا تو پانی کو مباح ومملوک کو شامل لے کر وہی سترہ (۱۷) صورتیں یہاں بھی پیدا ہونگی جو نابالغ کے بھرے ہوئے پانی میں گزریں۔ نوصورتوں میں وہ پانی اس بھرنے والے کی مِلک نہ ہوگا بلکہ اصل مالکِ آب یا مستاجر یا مولٰی کی مِلک ہوگا وہ اگر عاقل یا بالغ نہیں تو البتہ یہی وقت عود کریگی ورنہ اس عاقل بالغ کی اجازت پر توقف رہیگا۔

(۳) صبی کی خصوصیت نہیں معتوہ بھی اس کے حکم میں ہے۔

(۴) جس طرح کلامِ علماء میں پینے کا ذکر مثال ہے مراد کسی قسم کا استعمال ہے اس طرح کچھ یہی شرط نہیں کہ حوض یا کوئیں سے پانی لے کر ہی ان میں ڈالے یا جس حوض یا چاہ سے لیا اس میں واپس دے یا وہ نابالغ ہی اپنے ہاتھ سے ڈالے بلکہ مقصود اسی قدر ہے کہ مالِ مباح میں نابالغ کی مِلک کا اس طرح مل جانا کہ جدا نہ ہوسکے تو اگر صبی کی مِلک کا پانی اس کے گھر سے لاکر کسی شخص اگرچہ اس کے ولی نے کسی کوئیں یا مباح حوض میں ڈال دیا اس کا استعمال تابقائے آبِ مذکور ناجائز ہوگیا۔

(۵۔۶) ظاہر ہے کہ یہ عدم جواز اوران کے حق میں بوجہ اختلاطِ مِلک صبی ہے خود صبی استعمال کرسکتا ہے کہ وہ نہیں مگر اس کی مِلک یا مباح اس کے ماں باپ بھی بشرط حاجت بالاتفاق اور بلا حاجت روایت امام محمد پر استعمال کرسکتے ہیں تو لایحل لاحد عام مخصوص ہے۔

(۷) اگر وہ کنواں یا حوض ترک کردیں اور صبی بلوغ کو پہنچے اور اس وقت اس پانی کو مباح کردے تو اب کوئی مانع نہیں۔

(۸) اگر وہ صبی انتقال کرجائے اس کے سب ورثہ عاقل بالغ ہوں تو اب ان کی اجزت پر وقت نہ رہے گی اور اگر ایک ہی وارث ہے تو اسے خود حلال خالص ہے کسی کی اجازت کی بھی حاجت نہیں۔

(۹) اگر وہ پانی کہ صبی کی مِلک سے اس میں مخلوط ہوا باقی نہ رہے تو اب سب کو مباح ہوجائیگا کہ مانع زائل ہوگیا۔

(۱۰) مسئلہ سابقہ یعنی نابالغ کے بھرے ہوئے پانی میں جو ایک صورتِ جواز اس سے اگر ماذون ہو ورنہ اس کے ولی سے خرید لینے کی تھی یہاں جاری نہیں ہوسکتی کہ مِلک صبی کا پانی جب اس آبِ مباح میں مل گیا قابلِ بیع نہ رہا کہ مقدور التسلیم نہیں۔

(۱۱) آبِ مباح کی ضرورت بھی اس حالت میں ہے بچہ کا اس میں سے بھر کر اس میں ڈال دینا کہ مباح پر مِلک یوں ہی

ہوگی ورنہ مِلک نابالغ کا پانی اگر کسی کے مملوک پانی میں مل جائیگا تو اس کا استعمال بھی حرام ہو جائیگا حتی کہ اس مالکِ آب کو۔

(۱۲) ایک یا دونوں طرف کچھ پانی کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی کے مملوک پانی میں بچے کی مِلک کا عرق یا دودھ یا کسی کے مملوک عرق یا دودھ میں بچے کی مِلک کا پانی یا چاول میں چاول گیہوں میں گیہوں مل جائیں جب بھی یہی حکم ہے کہ اس میں تصرف خود مالک کو بھی حرام ہوگیا تو مسئلہ کی تصویر یوں ہونی چاہیے کہ اگر کسی شئے مباح یا مملوک میں کسی غیر مکلف کی مِلک اس طرح خلط ہو جائے کہ تمیز ناممکن ہو اگرچہ یوں ہی کہ مثلاً مباح غیر مملوک پانی سے صبی یا معتوہ حُر غیر اجیر نے بھرا اور اگر وہ کنواں ہے تو اس سے بھر کر باہر نکال لیا اور اگر اجیر ہے تو نہ وقت معین نہ وہ مباح معین نہ یہ مستاجر کے لئے لینے کا مقرر نہ اس کے ظرف میں لیا پھر ان صورتوں می اس کا کوئی حصہ اس میں کسی نے ڈال دیا یا پڑ گیا تو جب تک اس غیر مکلف یا بحال حاجت خواہ ایک روایت پر پانی میں مطلقاً اس کے ماں باپ کے سوا کسی کو اس میں تصرف نہیں اس کے متعلق مزید بحث فتاویٰ رضویہ جلد دوم میں ہے۔

(۶۶) جس پانی میں ماءِ مستعمل کے واضح قطرے گرے خصوصاً جبکہ اس کی دھار پہنچی جب تک مطہر پانی سے کم رہے ہاں بوجہ خلاف بچنا مناسب تر ہے جبکہ وہ چھینٹیں وضو غسل کرتے میں نہ پڑی ہوں۔

فائدہ: یہ ۶۶ پانی وہ تھے جن میں شے غیر کا اصلاً خلط نہ تھا یا تھا تو آبِ غیر کا نہ غیر آب کا اب وہ پانی ہیں جن میں غیر آب کا خلط ہے۔

www.faizaneawaisia.com

(۶۷، ۶۸) وہ پانی جس میں آبِ دہن یا آبِ بینی یعنی تھوک یا کھنکار یا ناک کی ریزش پڑ جائے اس سے وضو جائز مگر مکروہ ہے۔ فتاویٰ امام قاضی میں ہے

"الماء اذا اختلط بالخاط او بالبزاق جاز به التوضو ويكره۔"

(۶۹) وہ پانی جس میں مٹی ریتا کیچڑ کسی قدر مل جائے جب تک اس کی روانی باقی ہو اعضاء پر پانی کی طرح بہے۔

(۷۰) یوں ہی اُبلے کا پانی اگرچہ کتنا ہی گدلا ہو اگرچہ رنگ کے ساتھ مزہ بھی بدلا ہو اگرچہ ریتی مٹی کے سوا کچھ بھی بہا کر لایا ہو جب تک نجاست سے رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے۔

(۷۱) یوں ہی وہ ندیاں جو برسات میں گدلی ہو جاتی ہیں۔

(۷۲) وہ پانی کہ کاہی کی کثرت سے جس کی بو وغیرہ میں تغیر آ گیا۔ جوہرہ نیرہ میں ہے

"لو تغير الماء بالطحلب كان حكمه حكم الماء المطلق"

(۷۳) کچی کنیان کا پانی جس میں بھر اسڑ کر بد بو آجاتی بلکہ رنگ ومزہ سب متغیر ہو جاتا ہے۔

(۷۴) وہ تالاب جس میں سن گلائی گئی اور اس کے سبب اس کے تینوں وصف بدل گئے۔

(۷۵) کونڈے میں آٹے کا لگا ہوا اس میں پانی رکھنے سے مزے وغیرہ میں تغیر آجاتہے اس پانی سے وضو روا ہے۔

(۷۶) حوض کے کنارے درخت ہیں موسم خزاں میں پتے کثرت سے گرے کہ حوض کہ پانی دیکھنے میں سبز معلوم ہوتا ہے مگر ہاتھ میں لینے سے صاف نظر آتا ہے اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۷۷) پتے اتنے گرے کہ واقعی پانی سبز ہو گیا چلو میں سبز معلوم ہوتا ہے صحیح مذہب میں اب بھی قابلِ وضو ہے جب تک گاڑھا ہو کر اپنی رقت سے نہ اُتر جائے۔ ہاں اس حالت میں اس سے احتراز بہتر ہے کہ ایک جماعت علماء اس سے وضو صحیح نہ ہونے کے قائل ہیں۔

(۷۸) پھلوں کے گرنے۔

(۷۹) تالاب میں سنگھاڑے کی بیل سڑ جانے سے پانی کے سارے اوصاف بدل جائیں جب بھی حرج نہیں جب تک رقیق وسیال رہے۔

(۸۰،۸۱) شنجرف یا کسم زردی کاٹنے کے لئے پانی میں بھگو دیتے ہیں جب زردی کٹ آئی پانی پھینک دیتے ہیں یہ پانی اگرچہ اس کی رنگت وغیرہ بدل گئی قابلِ وضو ہے جبکہ گاڑھا نہ ہو گیا ہو۔

(۸۲،۸۳) جس پانی میں گچ یا چونہ مل جائے۔

(۸۴) چونے کا پانی گٹی بجھنے کے بعد تہ نشین ہوتی اور اُوپر نِتھرا پانی رہ جاتا ہے جس میں قدرے سپیدی متفرق طور پر رہتی ہے اسے چونے کا پانی کہتے ہیں قابلِ وضو ہے۔

(۸۵) ریشم پکانے کے لئے کپیوں کو پانی میں جوش دیتے ہیں اور ان میں ریشم کے کیڑے ہوتے ہیں اس پانی سے وضو جائز ہے کیڑے تر ہوں یا خشک جب تک اس قدر کثرت سے نہ ہوں کہ ان کے اجزاء پانی پر غالب آجائیں۔

(۸۶) پانی میں مینڈک یا کوئی آبی جانور یا وہ غیر آبی جس میں خون سائل نہ ہو جیسے زنبور کژدم مکھی وغیرہا مر جائے اس سے وضو جائز ہے اگرچہ ریزہ ریزہ ہو کر اس کے اجزا پانی میں ایسے مل جائیں کہ جدا نہ ہو سکیں بشرطیکہ پانی اپنی رقت پر رہے ہاں اس حالت میں اس کا پینا یا شوربا کرنا حرام ہوگا جبکہ وہ جانور حرام ہو اور اگر تیری یا غیر طافی مچھلی ہے تو یہ بھی جائز۔

www.faizaneowaisia.com

(۸۷) چاول، کھچڑی، دال دھو کر ڈالے جاتے ہیں ان کے دھونے سے پانی بچا قابل وضو ہے جب کہ بے وضو ہاتھ اس میں نہ دھوئے ہوں اگر چہ اس کے رنگ میں ضرور تغیر آجاتا ہے بلکہ اگر چہ مزہ و بو بھی بدل جائیں۔
(۸۸) جس پانی میں چنے بھگوئے کتنی ہی دیر بھیگے رہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ اس سے وضو جائز ہے مگر یہ کہ اناج کے اجزا اس میں مل کر اسے گاڑھا کر دیں کہ اپنی رقت و سیلان پر باقی نہ رہے۔
(۸۹) یوں ہی جس میں باقلا بھگوئیں یوں ہی ہر اناج۔

مسئلہ

یہاں سے ظاہر ہوا کہ گھوڑے کے دانے جو پانی توبڑے میں بچ رہے قابلِ وضو ہے جب کہ رقیق سائل ہو اور اسے بے وضو ہاتھ نہ لگا ہو کہ مذہب صحیح میں گھوڑے کا جھوٹا قابلِ وضو ہے درمختار میں ہے۔
(۹۰) یہ ہوا اور۔
(۹۱) گائے، بھینس، بکری وغیرہ حلال جانوروں کا جھوٹا جبکہ اس وقت ان کے منہ کی نجاست نہ معلوم ہو اگر چہ نر ہو اور بعض نے کہا نر کا جھوٹا ناپاک ہے کہ اس کی عادت ہوتی ہے کہ جب مادہ پیشاب کرے اپنا منہ وہاں لگا کر سونگھتا ہے نیز زمین پر اگر اس کا پیشاب پڑا پائے تو اسے مگر صحیح طہارت ہے۔

انتباہ

ہاں اگر دیکھیں کہ بیل وغیرہ نے مادہ کا پیشاب سونگھا یا بکرے نے اپنا آلہ تناسل نکال کر چوسا اور اس وقت مذی و بول نکل رہے تھے اور قبل اس کے کہ اس کا منہ پاک ہو جائے پانی میں ڈال دیا تو اب بیشک پانی ناپاک ہو جائیگا اور اگر چار برتنوں میں منہ ڈالا تو پہلے تین ناپاک ہیں چوتھا پاک و قابلِ وضو۔
(۹۲) پانی میں کولتار پڑ گیا جس سے اس میں سخت بدبو آ گئی مگر گاڑھا نہ ہو گیا اس سے وضو جائز ہے۔ مگر بوجہ خبث رائحہ مکروہ ہونا چاہیے خصوصاً اگر اس کی بدبو نماز میں باقی رہی کہ باعث کراہت تحریمی ہوگی۔
(۹۳) پانی میں روٹی بھگوئی اس کے اجزا جلد منتشر ہو جاتے ہیں مگر جب تک پانی کو ستو کی طرح گاڑھا نہ کر دیں رقیق و سیال رہے قابلِ وضو ہے اگر چہ رنگ و مزہ و بو سب بدل جائیں۔
(۹۴) یوں ہی جس میں آم بھگوئے۔
(۹۵) گوشت کا دھوون اگر چہ پانی میں ایک گونہ سرخی آجائے کہ صحیح مذہب میں گوشت کا خون بھی پاک ہے نہ کہ وہ سرخی

کہ بعض جگہ اس کی سطح پر ہوتی اور پانی میں ڈھل جاتی ہے۔

(۹۶)صابون۔

(۹۷)اُشنان کہ ایک گھاس ہے اسے حُرض بھی کہتے ہیں۔

(۹۸)ریحان جسے آس بھی کہتے ہیں۔

(۹۹)بابونہ۔

(۱۰۰)خطمی۔

(۱۰۱)بیری کے پتے کہ یہ چیزیں میل کاٹنے اور زیادت نظافت کو آب غسل میں شامل کی جاتی ہیں اس سے غسل و وضو جائز ہے اگرچہ اوصاف میں تغیر آجائے جب تک رقت باقی رہے۔

(۱۰۲تا۱۰۷)یہی چھ مذکورہ اشیاء اگر پانی میں ڈال کر جوش دی جائیں جب بھی وضو جائز ہے جب تک رقت باقی رہے۔

(۱۱۰)چائے دم کرنے کو گرم پانی میں ڈالی یا جوش ہی میں شریک کی اور جلد نکال لی کہ اثر نہ کرنے پائی پانی اس قابل نہ ہوا کہ اسے چائے کہہ سکیں اگرچہ ہلکی سے ہلکی تو اس سے بھی وضو میں حرج نہیں

"لبقاء الاسم و الطبع و ایضاعدم الانضاج و الطبغ"

یہاں پانی کی رنگت پر نظر ہوگی اور صورت سابقہ میں اس کی رقت اور شے جوشاندہ کی حالت پر۔

(۱۱۱تا۱۱۴)عرق گاؤزبان یا اترے ہوئے گلاب کیوڑا بیدمشک جن میں خوشبو نہ رہی اور اتنے ہلکے ہیں کہ کوئی مزہ بھی محسوس نہیں ہوتا پانی میں کسی قدر مل جائیں جب تک پانی سے مقدار میں کم ہونگی مثلاً لبالب گھڑے میں وہی گھڑا گلے تک بھرا تو اس سے وضو ہوسکتا ہے۔

(۱۱۵)یوں ہی ہر عرق کہ پانی سے رنگ و مزہ و بو کسی میں ممتاز نہ ہو جیسے عطاروں کے یہاں کے اکثر عرق کمی بیشی میں اعتبار مقدار کا ہے اور ان میں بہت چیزیں پانی سی ہلکی ہوتی ہیں تو اگر وزن میں کمی لے جائے بارہا مقدار میں بیشی ہوجائیگی لہٰذا ہم نے لبالب گھڑے اور گلے تک بھرے سے تمثیل دی۔

خشک اشیاء کا بیان

(۱۱۶)پانی میں چھوہارے ڈالے اور ابھی تھوڑی دیر گزری کہ نبیذ نہ ہوگیا اگرچہ خفیف سی شیرینی اس میں آگئی اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۱۱۷) اگر پانی میں شکر یا بتاشے اتنے کم پڑے کہ شربت کی حد تک نہ پہنچا اگر چہ ایک ہلکی سی مٹھاس آگئی تو اس سے وضو روا ہے۔

(۱۱۸) دوا پانی میں بھگوئی جب تک پانی میں اس کا اثر نہ آجائے کہ اب اسے دوا کہیں پانی نہ کہیں اس وقت تک اس سے وضو جائز ہے اگر چہ پانی کے اوصاف بدل جائیں۔

(۱۱۹) کسم (۱۲۰) کیسر (۱۲۱) کسیس (۱۲۲) مازو یہ چیزیں اگر پانی میں اتنی کم حل ہوئیں کہ پانی رنگنے یا لکھنے حرف کا نقش بننے کے قابل نہ ہو گیا تو اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۱۲۳) رنگت کی پڑیاں کہ اب چلی ہیں اور ہماری تحقیق میں ان کی طہارت پر فتویٰ ہے جب پانی میں اتنی خفیف ملیں کہ رنگنے کے قابل نہ ہو جائے اگر چہ رنگت بدل جائے۔

(۱۲۴) یوں ہی روشنائی جب کہ اس کے ملنے سے پانی لکھنے کے لائق نہ ہو جائے یعنی اس سے حرف کا نقش نہ بنے جو بعد خشکی پڑھنے میں آئے اگر چہ پھیکا ہو۔

(۱۲۶،۱۲۵) جس پانی میں زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اتنا کم پڑے کہ ان پانیوں کی رنگت اس سادہ پانی پر غالب نہ آئے اس سے وضو بالاتفاق جائز ہے۔

(۱۲۷) یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی پانی میں ملنے سے اس کی رنگت غالب نہ آئے تو وضو روا ہے۔

(۱۲۸) آبِ تربوز جسے تربوز کا شربت کہتے ہیں جس میٹھے پانی میں اتنا ملے کہ اس کا مزہ پانی پر غالب نہ ہوئے جائے اس سے بالاتفاق وضو ہو سکتا ہے۔

(۱۲۹) یوں ہی سپید انگور کا شیرہ اگر شیرین پانی میں ملے مزہ کا اعتبار ہے اگر اس کا مزہ غالب نہ ہوا قابلِ وضو ہے۔

(۱۳۰) سپید انگور کا سرکہ اگر اس کا مزہ اور بو پانی پر کچھ غالب نہ آئے اس سے وضو بالاتفاق جائز ہے۔

(۱۳۱) اور سرکے رنگت بھی رکھتے ہیں اگر پانی میں اتنے ملیں کہ ان کا کوئی وصف پانی پر غالب نہ آئے یا صرف بو غالب آئے اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۱۳۲) اگر کوئی ذی لون سرکہ ایسا ہو کہ اس کا مزہ اس کے سب اوصاف سے اقویٰ ہو کہ اس کا قلیل سب سے پہلے پانی کے مزے کو بدلے اس سے زائد ملے تو بو یا رنگ میں تغیر آئے اس صورت میں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلے یا صرف مزہ متغیر ہو تو اس سے وضو بالاتفاق جائز ہے۔

www.faizaneowaisia.com

(۱۳۳) اگر بالفرض اس کی رنگت سب سے قوی تر اور پہلے اثر کرنے والی ہو تو اس کے ملنے سے وضو بالاتفاق اسی وقت جائز ہوگا کہ اس کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے۔

(۱۳۴) دودھ سے اگر پانی کا رنگ نہ بدلا دودھ کا رنگ اس پر غالب نہ ہو گیا اس سے وضو بالاتفاق روا ہے۔

(۱۳۵) انڈے جس پانی میں نیم برشت کیے قابلِ وضو ہے اگر انڈے پاک تھے۔

(۱۳۶) آہن تاب، سیم تاب، زر تاب یعنی جس پانی میں لوہا یا چاندی یا سونا تپا کر بجھایا اگرچہ اس سے پانی کی بعض رطوبات کم ہونگی اس میں فلزات کی قوت آئیگی من وجہ ایک دوا و علاج ہوگا۔ مگر وہ کوئی شے غیر نہ ہوجائیگا پانی ہی تھا اور پانی ہی رہیگا یہ عمل پانی ہی کی اصلاح کو ہے نہ کہ اس سے کوئی اور چیز بنانے کو۔

(۱۳۷) باوضو شخص یا نابالغ اگرچہ بے وضو ہو اعضاء ٹھنڈے یا میل دور کرنے کو جس پانی سے وضو یا غسل لے نیت قربت کیا۔

(۱۳۸) معلوم تھا کہ عضو تین بار دھو چکا ہے اور پانی ہنوز خشک بھی نہ ہوا تھا چوتھی بار بلا وجہ ڈالا یہ پانی قابلِ وضو رہیگا۔ یہاں تک کہ یہ پانی کسی برتن میں لے لیا تو اس سے وضو میں کوئی عضو دھو سکتے ہیں یا اگر چوتھی بار ہاتھ پر اس طرح ڈالا کہ پاؤں پر گر کر بہہ گیا اتنا پاؤں پاک ہوگیا۔

(۱۳۹) جسے حاجت غسل نہیں اس نے اعضائے وضو کے سوا مثلاً پیٹھ یا ران دھوئی اگرچہ اپنے زعم میں قربت کی نیت کی۔

(۱۴۰) باوضو یا نابالغ نے اگرچہ بے وضو ہو کھانا کھانے کو یا کھانے کے بعد ویسے ہی ہاتھ منہ صاف کرنے کو ہاتھ دھوئے، کلی کی اور ادائے سنت کی نیت نہ کی۔

(۱۴۱) باوضو یا نابالغ نے صرف کسی کو وضو سکھانے کی نیت سے وضو کیا۔

(۱۴۲) مسواک کرنے کے بعد اسے دھو کر رکھنا سنت ہے پانی اگرچہ اس سے ادائے سنت ہوگا قابلِ وضو رہیگا مگر مکروہ ہوگا کہ لعابِ دہن کو دھوئے گا۔

(۱۴۳) مسواک کرنے سے پہلے بھی اسے دھونا سنت ہے یہ پانی مکروہ بھی نہ ہوگا اگر مسواک نئی ہے یا پہلے دھل چکی ہے۔

(۱۴۴) آدابِ وضو سے ہے کہ آفتابہ اگر دستہ دار ہے غسل اعضاء کے وقت دستہ پر ہاتھ رکھے اس کے سر پر نہیں اور دستہ کو تین پانیوں سے دھو لے یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے۔

(۱۴۵) کوئی پاک کپڑا دھویا اگرچہ ثواب کے لئے جیسے ماں باپ کے میلے کپڑے۔
(۱۴۶) کھانے کے برتن جن میں کھانا پکایا یا اتارا تھا دھوئے اگرچہ ان میں سالن وغیرہ کے لگاؤ سے پانی کے اوصاف بدل گئے جب تک رقت رہے اگرچہ اس دھونے سے سنت تنظیف کی نیت کی ہو۔
(۱۴۷) یوں ہی جس پانی سے سل یا پتھر دھویا اگرچہ مسالے کے اثر سے اوصاف میں تغیر آیا اور پانی گاڑھا نہ ہوا۔
(۱۴۸) برادہ صاف کرنے کو برف دھویا اور برادہ نے پانی کی رقت پر اثر نہ کیا۔
(۱۴۹) چیپ صاف کرنے کو آم یا کسی قسم کے پھل دھوئے۔
(۱۵۰) تختی دھوئی اور سیاہی سے پانی گاڑھا نہ ہوا۔
(۱۵۱) پکا فرش گرد وغبار سے پاک کرنے کو دھویا اگرچہ مسجد کا بہ نیت قربت۔
(۱۵۲) ناسمجھ بچے نے وضو کیا۔
(۱۵۳) نابالغ کو نہلایا۔
(۱۵۴) گھوڑے وغیرہ کسی جانور کو نہلایا اگرچہ ان دونوں سے نیت ثواب کی ہو جب کہ ان تینوں کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو یہ سب پانی قابلِ وضو ہیں۔
(۱۵۵) دفعِ نظر کے لئے نظر لگانے والے کے بعض اعضاء دھو کر چشم زدہ کے سر پر ڈالنے کا حکم ہے جس کا مفصل بیان ہماری کتاب "منتہی الآمال فی الاوفاق والاعمال" میں ہے وہ اگر باوضو تھا یہ پانی قابلِ وضو رہنا چاہیے اگرچہ اس نے بہ امتثال امر نیت قربت کی ہو۔
(۱۵۶) دولہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر پانی مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اس سے برکت ہوتی ہے یہ پانی بھی قابلِ وضو رہنا چاہیے۔ اگر دولہن باوضو یا نابالغہ تھی کہ یہ اور اس کا سابق از قبیل اعمال ہیں نہ از نوع عبادات اگرچہ نیت اتباع انہیں قربت کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۱۵۷) حائض ونفسا نے قبل انقطاع دم بے نیت قربت غسل کیا یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے۔
(۱۵۸) مرد کے وضو وغسل سے جو پانی بچا قابلِ طہارت بلا کراہت ہے اگرچہ عورت اس پانی سے طہارت کرے بخلاف عکس کہ مکروہ ہے کما تقدم۔
(۱۵۹) بعض دوائیں مغسول استعمال کی جاتی ہیں جیسے یاقوت وشادنج وحجر ارمنی وگل ارمنی ولک وتوتیا وشنجرف ومرانج

وغیرہا کہ خوب باریک پیش کر پانی میں ملاتے ہیں جو غبار سا سہو کر پانی میں مل گیا ایک ظرف میں کرلیا۔ تہ نشین کو پھر پیس کر دوسرے پانی میں ملایا یہاں تک کہ سب غبار ہو کر پانی میں مل جائے یا جس میں سنگریزہ رہے پھینک دیا جائے اب یہ آب غبار آمیز ڈھانک کر رکھ چھوڑیں یہاں تک کہ وہ غبار تہ نشیں ہو کر پانی سے جدا ہو جائے اُس وقت پانی نتھار کر دوا استعمال میں لائیں یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے اگر بے وضو ہاتھ نہ لگا ہو۔

(۱۶۰) حضور ﷺ کا موئے مبارک یا جبہ مقدسہ یا نعل شریف یا کاسئہ مطہرہ تبرک کے لئے جس پانی میں دھویا قابلِ وضو ہے اگرچہ اس میں قصد قربت بھی ہوا۔ ہاں پاؤں پر نہ ڈالا جائے کہ خلافِ ادب ہے اگر منہ پر جاری کیا منہ کا وضو ہو گیا ان کا تو نام پاک لینے سے دل کا وضو ہو جاتا ہے۔

وہ پانی جن سے وضو صحیح نہیں

(۱۶۱) آبِ نجس (۱۶۲) آبِ مستعمل (۱۶۳ تا ۱۶۵) گلاب، کیوڑا، بید مشک (۱۶۶) عرق گاؤ زبان و عرق بادیان و عرق عنب الثعلب وغیرہا جتنے عرق کشید کئے جاتے ہیں کسی سے وضو جائز نہیں۔

(۱۶۷ و ۱۶۸) آب کاسنی آبِ مکوہ اگرچہ مروق ہوں کہ اجزائے کثیفہ جدا ہو کر زیادہ رقیق ولطیف ہو جاتے ہیں۔

(۱۶۹) وہ پانی کہ تر زعفران سے نکالا جائے۔

(۱۷۰ تا ۱۷۹) خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرے، سیب، بہی، انار، کدو وغیرہا میووں پھلوں کا عرق کہ ان سے نکلتا یا نچوڑ کے نکالا جاتا ہے یوں ہی گنے کا رس اور بالخصوص وہ پانی کہ کچے ناریل کے اندر ہوتا ہے جو پگھل کر پانی نہ ہوا بلکہ ابتدا پانی ہی تھا۔

(۱۸۰) اس سے بھی زیادہ قابلِ تنبیہ وہ پانی ہے کہ سُنا گیا خطِ استوا کے قریب بعض وسیع ریگستانوں میں جہاں دور دور تک پانی نہیں ملتا۔ ریتے کے نیچے سے ایک تربوز نکلتا ہے جس میں اتنا پانی ہوتا ہے کہ سوار اور اس کے گھوڑے کو سیراب کردے۔ رحمت نے بے آب جنگل میں حیاتِ انسانی کا یہ سامان فرمایا ہو تو کیا دُور ہے مگر وہ پانی اگرچہ نتھرے خالص پانی کی طرح ہو اور اس تربوز میں اس کے سوا کچھ نہ ہو جب بھی قابلِ وضو نہیں کہ ثمر کا پانی ہے مائے مطلق کے تحت میں نہیں آسکتا۔ رہا وضو اس کے لئے بحمد للہ تعالیٰ وہ رحمت عامہ موجود ہے جو صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ محبوب رب العلمین جل وعلا و ﷺ کے صدقہ میں ہر مسلمان کے لئے ہر جگہ موجود ہے۔

(۱۸۱) یوں ہی وہ پانی کہ کسی درخت کی شاخیں یا پتے کوٹ کر نکالا جائے۔

(۱۸۲) شراب زیباس۔
(۱۸۳تا۱۸۵) شربت انار، شیریں شربت انار، ترش شربت انگور وغیرہا جتنے شربت قوام میں بنائے جاتے ہیں۔
(۱۸۶اور۱۸۷) ہرقسم کا سرکہ اور مقطر۔
(۱۸۸) آبکامہ حسی عربی میں کامخ فتح میم ومربتشدید راو یائے انسبت کہتے ہیں۔شوربے کی طرح ایک رقیق نانخورش ہے کہ دہی اور سرکے وغیرا اجزا سے بنتی ہے۔اصفہان میں اس کا زیادہ رواج ہے۔ خانیہ و خزانتہ المفتین و شرح مجمع البحرین میں ہے

لایجوز الوضوء بالخل والمری اه وقد ذکر الخل فی کثیر

(۱۸۹) نمک کا پانی کہ نمک بہہ کر ہوتا ہے اس پر اجماع ہے۔
(۱۹۰) نمک کا پانی کہ نمک بن جاتا ہے اس میں اختلاف ہے اور اکثر کا رجحان عدم جواز کی طرف ہے کہ وہ طبیعت آب کے خلاف ہے پانی سردی سے جمتا ہے اور وہ گرمی میں جمتا جاڑے میں پگھلتا ہے۔
فائدہ: نمک اقسام ہے ایک وہ رطوبت کہ پہاڑ یا غار سے جوش کرکے نکلتی اور جم جاتی ہے جیسے نمک لاہوری واندرانی اور سانبھر یہ ابتدا جب تک بستہ نہ ہوئی تھی یقیناً اسی کی مانند ہے جب بستہ ہوکر پگھل جائے کہ وہ پانی کی نوع ہی سے نہیں ۔دوم دریائے نمک کا منجمد حصہ یہ بعض تیز وتند وحار وحاد چشموں کا پانی ہے کہ جب حرارتِ آفتاب اس میں عمل کرتی ہے کناروں کناروں سے جم جاتا ہے بیچ میں بہتا ہے اس میں جو چیز پڑے ایک مدت کے بعد نمک ہوجاتی ہے اختلاف اسی پانی میں ہے۔
(۱۹۱) نوشادر کا پانی کہ اس کے بہنے سے حاصل ہوتا ہے
(۱۹۲) آبِ کافور کہ اس کے پگھلنے سے حاصل ہو ریاحی کافور جسے یہاں بھیم سینی کہتے ہیں دھوپ کی گرمی سے پگھل جاتا ہے۔
(۱۹۳) آبِ کافور کہ درخت کافور کاٹتے وقت اس سے ٹپکتا ہے۔
(۱۹۴) آبِ نفط بالکسر ایک روغنی رطوبت تیز رائحہ ہے کہ بعض زمینوں سے اُبلتی ہے۔
(۱۹۵) مٹی کا تیل مثل آبِ نفط ہے۔
(۱۹۶) زفت بالکسر درخت صنوبر نر کا مد جو پھل نہیں دیتا۔

(۱۹۷) راتیانج درخت صنوبر مادہ کا مد جس میں پھل آتا ہے۔

(۱۹۸) قطران ایک قسم کا درخت سرو کا مد

(۱۹۹) قیر ایک سیاہ رطوبت کہ بعض زمینوں یا گرم چشموں سے اُبلتی ہے۔

(۲۰۰) قفر الیہود ایک بودار رطوبت بنفشی رنگ کہ مثل قیر بعض دریاؤں سے نکلتی ہے۔

(۲۰۱) عنبر کہ یہ بھی ایک قول میں ایک معدنی رطوبت ہے بعد کو حرارت آفتاب سے منجمد ہو جاتی ہے۔

(۲۰۲) مومیائی۔

(۲۰۳) سلاجیت یہ دونوں پتھر کے مد ہیں اور ابتدا میں سیال ہوتے ہیں۔

(۲۰۴) نیم وغیرہ درختوں کا مد۔

(۲۰۵) موسم بہار میں انگور کی بیل سے خود بخود پانی ٹپکتا ہے اس میں اختلاف ہے اور رائج یہی ہے کہ اس سے وضو جائز نہیں۔

(۲۰۶) تاڑی (۲۰۷) سیندھی (۲۰۸) ماء الجبن کہ دودھ پھاڑ کر اس کی مائیت نکالتے ہیں۔

(۲۰۹) دہی کا پانی کہ کپڑے میں باندھ کر ٹپکائیں یا اس کے کونڈے میں اس سے چھٹے۔

(۲۱۰) مٹھا جسے چھاچھ بھی کہتے ہیں دہی سے مکھن جدا ہونے کے بعد جو پانی رہ جائے۔

(۲۱۱) چاولوں کی پیچ۔

(۲۱۲) گوشت کا پانی کہ سر بند بویام میں بے پانی رکھ کر اُوپر پانی بھر کر آنچ دینے سے خود گوشت سے مثل عرق نکلتا ہے۔

(۲۱۳) ماء اللحم کہ عرقیات کی طرح گوشت واجزائے مناسبہ سے ٹپکا کر لیتے ہیں۔

(۲۱۴) یخنی کہ پانی میں گوشت کا آبجوش نکالتے ہیں۔

(۲۱۵) ہر قسم کا شوربا۔

(۲۱۶_۲۱۷) جس پانی میں چنے یا باقلا پکایا اگر پانی میں ان کے اتنے اجزا مل گئے کہ ٹھنڈا ہو کر پانی گاڑھا ہو جائیگا تو اس سے بالاتفاق وضو ناجائز ہے۔

(۲۱۸_۲۱۹) پانی میں میوے جوش دیکر ان کا عرق نچوڑا۔ یہ عرق اگرچہ پانی سے مخلوط ہوگا کہ حرارتِ نار کے سبب میوے پانی کا تشرب کریں گے خصوصاً جب کہ کوٹ کر ڈالیں اس سے وضو جائز نہیں۔ یہ پانی جس میں میوے جوش دیے

اس کا حکم ذکر نہ فرمایا اگر میوے خفیف جوش دیے جس میں قدرے نرم ہو کر نچوڑنے میں اچھی طرح آئیں اور نکال لئے کہ پانی میں ان کے اجزائے لطیفہ قدر تغیر نہ ملنے پائے تو اس پانی سے وضو جائز ہونا چاہیے اور اب یہ پانی وضو کے لائق ہوگا اور اگر میوے اس میں پک گئے کہ اسے متغیر کر دیا تو ان کے نکال لینے کے بعد بھی اس پانی سے وضو نا جائز ہے۔

(۲۲۰) سر پر مہندی یا کوئی خضاب یا ضماد لگا ہوا ہے اور مسح کرنے میں ہاتھ اس پر گزرتا ہوا پہنچا یوں کہ یا تو وہ ضماد و خضاب رقیق بے جرم مثل روغن ہے تو اسی کی جگہ مسح کیا یا وہ جرم دار ہے تو اس کے باہر چہارم سر کی قدر مسح کیا مگر ہاتھ اس پر ہوتا گزرا اگر گزرنے میں ہاتھ کی تری میں اس خضاب وضماد کے اجزاء ایسے مل گئے کہ اب وہ تری پانی نہ کہلائیگی تو مسح جائز نہ ہوگا ورنہ جائز۔

(۲۲۱) ہوا جس کا جائزات میں اضافہ ہونا چاہیے۔

(۲۲۲) پانی میں ستو گھلے ہوں کہ وہ رقیق نرہے اس سے وضو نا جائز ہے۔

(۲۲۳) اہلے میں اگر اس قدر مٹی کوڑے وغیرہ کا خلط ہے کہ پانی کیچڑ کی طرح گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو جائز نہیں۔

فائدہ: علمائے کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں احتیاط کے لئے ایسی نادر صورتیں بھی ذکر فرماتے ہیں ورنہ سیلاب کا ایسا ہونا بہت بعید ہے وہ اس سے تنبیہ فرماتے ہیں کہ جب اس قدر آب کثیر وغزیر اتنے اختلاط تراب سے ناقابلِ وضو ہو گیا تو برساتی ندیوں یا گھڑے لوٹے کے پانی کا کیا ذکر۔

بزم فیضانِ اویسیہ
www.faizaneowaisia.com

(۲۲۴ تا ۲۵۱) کاہی، آٹا، پتے، پھل، بیلیں، شنجرف یا کسم کی زردیاں، گچ، چونا، ریشم کے کیڑے، مینڈک وغیرہ غیر دموی جانور کے اجزا، چنے، باقلا وغیرہ اناج کے ریزے، کولتار، روئی کے ذرے، صابون، اُشنان، ریحان، بابونہ، خطمی، برگ، کنار کچھ خواہ یہ چھ نظافت کے لئے پانی میں پکائے ہوئے غرض کوئی چیز حتیٰ کہ برف جو اصل میں پانی ہے اگر پانی میں مل کر اس کی رقت زائل کر دی اس سے وضو نا جائز ہوگا۔

فائدہ: یہ برف کا نص ہے کہ اگر پانی کو گاڑھا کر دے اس سے وضو نا جائز ہوگا جب تک پگھل کر پانی کی رقت عود نہ کرے اور گاڑھا نہ کرے تو جائز یہ (۲۵۲) ہوا کہ جائزات میں اضافہ ہوگا۔

(۲۵۳ اور ۲۵۴) جس پانی میں کوئی دوا یا غذا پکا کر تیار متون میں ہے **"لا بما تغیر بالطبخ"**

(۲۵۵، ۲۵۶) یوں ہی چائے یا کافی جن کے پانی کی رقت میں فرق آئے اگر چہ ان سے سیلان نہیں جاتا۔ رقت وسیلان کا فرق ضوابط میں مذکور ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ قہوہ میں گاڑھا پن ضرور مشہور ہوا ہے اور اگر اسے بھی پانی میں اثر کرنے سے

پہلے نکال لیا تو جواز رہیگا "لعدم الطبخ وبقاء الطبع کمافی "۱۱۰۔

(۲۵۷) یہ بھی جائزات میں زائد کیا جائے۔

(۲۵۸ تا ۲۶۲) عرق گاؤ زبان گلاب کیوڑا بید مشک خوشبو ہوں یا اترے ہوئے یوں ہی ہر عرق اوصاف میں پانی کے خلاف ہو یا موافق غرض جو بہتی چیز پانی کی نوع سے نہیں جب پانی کی مقدار سے زیادہ اس میں مل جائے بالاجماع اس سے وضو نہ ہو سکے گا اور اگر پانی کے برابر ملے جب بھی احتیاطاً عدم جواز ہی کا حکم ہے۔

(۲۶۳ تا ۲۶۶) ایسی بے لون چیزیں اگر مزہ پانی کے خلاف رکھتی ہوں کہ نصف سے کم مل کر مزہ بدل دیں تو باتفاق منقول وضابطہ اس سے وضو کا عدم جواز چاہیے۔

(۲۶۷ تا ۲۷۵) نبیذ میں چھوہارے یا کشمش خواہ کوئی میوہ شربت میں شکر بتاشے مصری خواہ کوئی خشک شیرینی خیسانده میں دو وارنگ میں کسم کیسر پڑیا روشنائی میں کسیس ماز و خواہ اور اجزا جب اتنے ڈالیں کہ پانی اپنی رقت پر نہ رہے اس سے بالاجماع وضو نا جائز ہے۔

(۲۷۶ تا ۲۷۸) زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اگر پانی میں مل کر اس کی رنگت کے ساتھ مزہ یا بو بھی بدل دے تو اس سے بالاتفاق وضو نا جائز ہے۔

فائدہ: یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی جب کہ رنگ اور ایک وصف اور بدل دے۔

(۲۷۹) تربوز کا شیریں پانی جب کہ پانی میں پڑ کر رنگ کے ساتھ اس کا ایک وصف اور بدل دے ہاں رنگ نہ رکھتا ہو تو مزے کا اعتبار ہے۔

(۲۸۰) سپید انگور کا شیرہ جب پانی کے مزے پر اس کا مزہ غالب آجائے۔

(۲۸۱) سپید انگور کا سرکہ ملنے سے اگر پانی کا مزہ بدل گیا سرکہ کا مزہ اس پر غالب ہو گیا۔

(۲۸۲) رنگت دار سرکہ جب پانی میں مل کر رنگ اور بو دونوں کو بدل دے۔

(۲۸۳) ایسے سرکہ کا مزہ اقوی ہو تو جب اس سے مزہ کے ساتھ رنگت بھی بدل جائے۔

(۲۸۴) جس سرکہ کا رنگ قوی تر ہو جب رنگ کے ساتھ ایک وصف اور بدل دے۔ "والوجد قد علم"

(۲۸۵) دودھ جب اس کا رنگ اور مزہ دونوں پانی پر غالب آجائیں۔

فائدہ: یہ ایک سو بائیس (۱۲۲) وہ ہیں جن سے وضو بالاتفاق ناجائز ہے یعنی نہ ہو سکتا ہے نہ اس سے نماز جائز ہو۔

وہ اشیائے خشک جن سے وضو میں حکم منقول

(۲۸۶و۲۸۷) چھوہارے کے سوا کشمش انجیر وغیر کوئی۔ مذہب صحیح معتمد مفتیٰ بہ مرجوع الیہ میں چھوہارے بھی جب کہ تادیر تر کرنے سے پانی میں اس میوہ کی کیفیت اس قدر آجائے کہ اب اسے پانی نہ کہیں نبیذ کہیں اس سے وضو نہیں ہوسکتا اگرچہ رقیق ہو۔

(۲۸۸) یوں ہی شربت سے وضو ناجائز ہے شکر بتاشے مصری شہد کی شے کا ہوان سے وضو ناجائز ہے مگر اصحاب ضابطہ پر لازم کہ اس سے وضو جائز مانیں جب تک رقت نہ زائل ہو اور یہ شربت میں عادۃً نہیں ہوتا۔ شکر بتاشے مصری تو ظاہر ہیں اور یوں ہی شہد جب کہ جما ہوا ہو مگر یہ اسی وجہ سے صحیح نہیں کہ شربت کو پانی نہیں کہتے نام بدل گیا تو آبِ مطلق نہ رہا۔

(۲۸۹) یوں ہی دوا کا خیساندہ قابلِ وضو نہیں اگر گاڑھا نہ ہو گیا ہو کہ وہ دوا کہلائیگی نہ پانی مگر اہلِ ضابطہ پر جواز لازم۔

(۲۹۰تا۲۹۵) یوں ہی کسم رنگ کی پڑیاں جب پانی میں اس قدر ملیں کہ رنگنے کے قابل ہو جائے۔ کسیس مازو روشنائی مل کر حرف کا نقش بننے کے لائق ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں کہ وہ رنگ یا سیاہی یا روشنائی کہلائے گا نہ پانی مگر بحکم ضابطہ جواز ہے خصوصاً پڑیا کا پانی کہ بہت کم مقدار میں ملائی جاتی ہے جس کا پانی کی رقت پر اثر نہیں ہوسکتا۔ گلاب کیوڑا بید مشک بلاشبہ مزۂ آب کے خلاف مزہ رکھتے ہیں اور ان کی بو قوی تر ہے۔ گھڑے بھر پانی میں تولہ بھر اسے خوشبو کر دیتا ہے اور مزہ نہیں بدلتا تو بحسبِ حکم منقول اس سے وضو جائز رہے گا جب تک اس قدر کثرت سے نہ ملے کہ پانی پر اس کا مزہ غالب آجائے مگر اہلِ ضابطہ کے نزدیک اس سے وضو ناجائز ہونا لازم مگر یہ سخت بعید بلکہ بداہۃً باطل ہے عرفاً لغۃً شرعاً اس گھڑے بھر پانی کو جس میں چند قطرے گلاب کے پڑے ہیں پانی ہی کہا جائیگا تو وہ یقیناً آبِ مطلق ہے اور اس سے بلاشبہ وضو جائز۔

(۲۹۹،۳۰۰) زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اگر اتنا ملے کہ پانی کا صرف رنگ بدلے تو حکم مذکور نمبر ۱۲۶ سے وہ پانی قابلِ وضو نہ رہیگا اور اہلِ ضابطہ جائز کہیں گے۔

(۳۰۱) یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی پانی میں پڑ کر صرف رنگت بدل دے تو کتب مذکورہ کے حکم سے قابلِ وضو نہیں اور اہلِ ضابطہ کے نزدیک بھی ناجائز ہے اگر پڑیا کسی قسم کی بو نہ رکھتی ہو ورنہ جائز کہیں گے۔

(۳۰۲) آبِ تربوز سے جب پانی کا صرف مزہ بدلے خود اہلِ ضابطہ نے عدم جواز وضو کی تصریح کی کما مرفی ۱۲۸ مگر ان کا جواز چاہتا ہے۔

(۳۰۳) سپید انگور کے سرکہ کی جب صرف بو پانی میں آجائے مزہ غالب نہ ہو بحکم بدائع منقول نمبر ۱۳۰ قابلِ وضو ہے مگر بروئے ضابطہ جواز نہ چاہیے۔

(۳۰۴) سرکہ کہ رنگت بھی رکھتا ہے اور اس کی بو سب اوصاف سے اقوٰی ہے اگر پانی میں اس کا مزہ اور بو آجائے اور رنگ نہ بدلے قابلِ وضو ہے مگر اتباعِ ضابطہ نے عدم جواز کی تصریح کی۔

(۳۰۵) جس سرکہ کا مزہ رنگ و بو سے اقوٰی ہو جب اس کے مزہ و بو پانی پر غالب آئیں اور رنگ نہ بدلے بحکمِ مذکور ائمہ قابلِ وضو ہے اور ضابطہ مخالف۔

(۳۰۶) جس سرکہ کا رنگ غالب تر ہو جب اس سے صرف رنگ بدلے تو اس کا عکس ہے یعنی بحکم ائمہ اس سے وضو ناجائز اور ضابطہ مقتضٰی جواز۔

(۳۰۷) دودھ سے جب پانی کا صرف رنگ بدلے بحکم ائمہ مذکورین قابلِ وضو نہیں اور عجب کہ امام زیلعی نے بھی ان کی موافقت کی حالانکہ ان کا ضابطہ مقتضٰی جواز ہے۔

آخری گزارش

جزئیات نامحصور ہیں بہتی ہوئی چیز کہ پانی سے کسی وصف میں مخالف ہے اس کے بارے میں اس اختلاف واتفاق کا ضابطہ ملاحظہ چند اُمور سے واضح۔

(۱) اگر کوئی وصف نہ بدلے پانی بالاجماع قابلِ وضو ہے۔

(۲) مخالفت اگر صرف رنگ یا مزہ میں ہے اور وہ بدل جائے بالاتفاق قابلِ وضو نہیں۔

www.faizaneawaisia.com

تنبیہ

بدلنے سے کیا مراد ہے اس کی تحقیق ان شاء اللہ العزیز فصل سوم میں آئیگی۔

(۳) اگر دو وصف میں مخالفت ہے اور دونوں بدل جائیں بالاتفاق عدم جواز ہے۔

(۴) اگر صرف رنگ و مزہ یا رنگ و بو میں تخالف ہے اور رنگ بدلے تو بالاتفاق ناقابل ہے اور دوسرا بدلے تو بحکم منقول جواز اور بروئے ضابطہ ناجائز۔

(۵) اگر صرف مزہ و بو میں اختلاف ہے اور مزہ بدلے تو بالاتفاق اور بو بدلے تو صرف بروئے ضابطہ عدم جواز ہے منقول جواز۔

(۶) اگر تینوں وصف مختلف ہیں اور سب بدل جائیں بالاتفاق ناجائز۔

(۷) اگر اس صورت میں صرف مزہ یا رنگ و بد بو لیں بالاتفاق جواز ہے اور فقط رنگ بدلے تو بحکم منقول ناجائز اور حکم ضابطہ جواز۔

(۸) اسی صورت میں اگر رنگ و مزہ یا رنگ و بو بدلیں بالاتفاق ناجائز اور مزہ و بو بدلیں تو ضابطہ پر ناجائز اور منقول جواز۔

(۹) تخالف وتبدل دونوں کی جمیع صور کا احاطہ تو ان آٹھ میں ہوگیا رہا یہ کہ تبدل کی کون سی صورت کہاں ممکن ہے اس کا بیان یہ کہ جو ایک ہی وصف میں مخالف ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ تو اسی کو بدل سکتا ہے اور اگر دو میں تخالف ہے تو تین صورتیں ہیں اول اقویٰ ہوگا یا دوم یا دونوں مساوی یعنی بدلیں تو دونوں ایک ہی ساتھ بدلیں ان میں آگے پیچھے نہیں اگر ایک اقویٰ ہے تو ایک کے تغیر میں اسی کا تغیر ہوگا صرف دوسرے کو متغیر فرض نہیں کر سکتے ہاں دونوں کا بدلنا تینوں صورتوں میں ہوسکتا ہے۔

(۱۰) اگر تینوں وصف مختلف ہیں تو اس میں سات احتمال ہیں اول اقویٰ ہو یا دوم یا سوم یا اول ودوم یا اول وسوم یا دوم وسوم یا سب مساوی جس میں ایک اقوی ہو تنہا ایک کے تبدل میں وہی مفروض ہوسکتا ہے اور دو کے تبدل میں ایک وہ ہونا ضرور۔ اس کے بغیر باقی دونوں کا تنہا یا معاً تغیر فرض نہیں کر سکتے اور دو اقویٰ ہیں تو اس میں نہ ایک کا تبدل ہوسکتا ہے نہ ایسے دو کا جن میں ایک وہ تیسرا ہو ہاں تینوں بدل سکتے ہیں اور جہاں تینوں مساوی ہیں وہاں یہی صورت فرض ہوسکتی ہے کہ سب بدل جائیں یا کوئی نہ بدلے۔

والله تعالیٰ اعلم و صلی الله تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولنا محمد الکریم الاکرم

وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارك وسلم

آمین والحمدلله رب العلمین۔

نوٹ: یہ جملہ مضامین فتاویٰ رضویہ شریف سے ماخوذ ہیں۔ علمی گفتگو اور مشکل مضامین کو حذف کر کے عوام کی سہولت کے لئے تلخیص کی گئی ہے تاکہ عوام کو آگاہی ہو کہ کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس پانی سے ناجائز۔

الحمدللہ عوام اہل اسلام کے لئے یہ بہترین تحفہ ہے۔ اہلِ تحقیق وعلم اصل فتاویٰ رضویہ شریف سے استفادہ کریں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور اور کراچی (باب المدینہ)

برمکان عزیزم الحاج بشیر احمد اُویسی قادری سلمہٗ

یکم ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ بروز سہ شنبہ (منگل)